Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

مروجہ شیعی ماتم کے متعلق قرآن مجید، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اہل بیت کے فرمان

تالیف
مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سنی لائبریری
ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل سوم

مروجہ شیعی ماتم کے متعلق قرآن مجید، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اہل بیت کے فرمان

فرمان باری تعالیٰ:

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ الخ۔ (پ ۲۸ ع ۶)

ترجمہ:

اے نبی مکرم! جب آپ کے حضور عورتیں حاضر ہو کر اس بات پر بیعت کریں۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کریں گے۔ الخ

اصول کافی و تفسیر قمی:

فَقَامَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ لَّا نَعْصِیَنَّكَ فِیْهِ فَقَالَ اَنْ لَّا تَخْمُشْنَ وَجْهًا وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا وَّلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَّلَا تُمَزِّقْنَ جَیْبًا وَّلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا تَدْعُوَنَّ بِالْوَيْلِ وَلَا يُقِيْمَنَّ عِنْدَ قَبْرٍ فَبَايَعَهُنَّ عَلٰى هٰذِهِ الشُّرُوْطِ۔

(۱۔ تفسیر قمی سورۃ ممتحنہ رکوع ۲ ص ۷۰۲ طبع قدیم)

(۲۔ اصول کافی جلد پنجم ص ۵۲۷ باب صفۃ مبایعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم النساء)

ترجمہ

ام حکیم بنت حارث (جو اس وقت عکرمہ بن ابی جہل کے نکاح میں تھیں) کھڑی ہوئیں۔ اور پوچھنے لگیں۔ یا رسول اللہ! وہ "معروف" کیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم آپ کی اس میں نافرمانی نہ کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معروف یہ ہے۔ کہ تم چہروں پر خراشیں مت ڈالو۔ گالوں پر طمانچہ مت مارو۔ بالوں کو ہرگز نہ نوچو۔ گریبان نہ پھاڑو کپڑوں کو سیاہ مت کرو۔ ہائے ہائے نہ پکارو اور قبر کے نزدیک کھڑی نہ ہووو۔ تو عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرائط (کو قبول کرتے ہوئے) بیعت کر لی۔

مذکورہ آیت اور اس کی تفسیر سے درج ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت میں مذکورہ شرائط پر عورتوں سے بیعت لی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲ - عورتوں سے مزید یہ بھی شرائط قبول کرنے پر بیعت لی گئی۔ (۱) کالے کپڑے نہ پہننا۔ (۲) گالوں پر طمانچے نہ مارنا (۳) بال نہ نوچنا۔ (۴) گریبان نہ پھاڑنا۔ (۵) ہائے ہائے نہ پکارنا (۶) منہ پر خراشیں نہ ڈالنا۔

۳ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "معروف" کے بارے میں فرمایا کہ ماتم منع ہے (یعنی مروجہ ماتم، اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے)

۴ - شرک، ظلم، چوری، قتل اولاد، زنا، بہتان وافتراء یہ وہ گناہ ہیں۔ جن کے ساتھ "معروف کی نافرمانی" بھی شامل ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ جب مذکورہ سب گناہ گناہِ کبیرہ ہیں۔ تو اسی طرح "معروف میں نافرمانی" بھی گناہ کبیرہ ہی ہے۔ جس سے باز رہنے کی شرط پر آپ نے بیعت لی۔ لہٰذا مروجہ ماتم ازروئے تفسیر قمی واصول کافی، شیعوں کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ مروجہ ماتم میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حکیم کو ارشاد فرمائیں۔ اس لیے میں کہتا ہوں۔ کہ قارئین کرام خاص کر شیعہ حضرات کو چاہیئے۔ کہ مسلک اہل سنت وجماعت پر کاربند ہو جائیں اور اسی کو حق سمجھیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ۲:

وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ (پ ۲ ع ۳)

ترجمہ:

اے پیغمبر ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری پہنچا دو۔ جو مصیبت پڑنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وقت یہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور اس کے حضور میں پلٹ کر جائیں گے۔ یہی ہیں وہ جن پر ان کے پروردگار کی جانب سے صلوات اور رحمت ہے۔ اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

(ترجمہ مقبول احمد شیعہ)

اس آیت کریمہ سے واضح طور پر ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مصائب و آلام کے وقت جزع فزع نہیں کرتے۔ کیونکہ اس آیت سے پچھلی آیت میں ان آزمائشوں اور بلیات کا ذکر تھا۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندوں کو آزماتا ہے۔ خوف، بھوک، نقصانِ مال، جانی نقصان اور پھلوں کا نقصان یہ ہیں وہ امور جن سے اللہ تعالیٰ بندوں کی آزمائش فرماتا ہے۔ پھر ان آزمائشوں میں جو لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور بوقتِ مصیبت ان کی زبان پر یہ ہوتا ہے۔ وہ کہ ہم اللہ کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں" اور اس کے ساتھ ساتھ صبر و شکر کا دامن نہیں چھوڑتے۔ تو ایسے خوش نصیب لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ کہ صلوات اور رحمتوں سے ان کو نوازا جاتا ہے۔ اور ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان انعامات کے علاوہ چند مزید انعامات کی بھی خوشخبری دی۔ ایک شیعی مفسر علامہ طبرسی نے ان انعامات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے

مجمع البیان:

وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فَاَحْدَثَ اِسْتِرْجَاعًا وَ اَنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ يَوْمِ اُصِيْبَ۔ وَرَوَى الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اٰبَائِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ كَانَتْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عِصْمَتُہٗ شَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ اِذَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النِّعْمَۃَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَمَنْ اِذَا اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَمَنْ اِذَا اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(تفسیر مجمع البیان جلد اول جزء اول ص ۲۳۸ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون کہتا ہے۔ اگرچہ وہ مصیبت اگر گزر چکی ہو۔ تو اس شخص کو اس دن کے ثواب کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ جس دن مُصیبت نے اُسے چھُوا تھا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) جس شخص کی ڈھال لا الہ الا اللہ کی شہادت ہو۔ (۲) جو شخص اللہ کی طرف سے نعمت ملنے پر الحمد للہ کہے (۳) گناہ ہو جانے کے بعد استغفر اللہ کہے۔ (۴) مصیبت آنے پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہے۔

فرمان باری تعالیٰ ۳:

یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ۔ (پ ۱۳ سورۂ یوسف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف کی جدائی پر کہا۔ یا اسفیٰ!
اور اُن کی آنکھیں حزن سے سپید ہوگئیں۔ سو وہ بہت ہی دکھی تھے۔ اس
آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے کئی مفسرین نے
یوں لکھا ہے۔

قمی و منہج الصادقین:

سُئِلَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ عا مَا بَلَغَ مِنْ حُزْنِ یَعْقُوْبَ
عَلٰی یُوْسُفَ قَالَ حُزْنُ سَبْعِیْنَ ثَکْلٰی بِاَوْلَادِہَا
وَقَالَ اِنَّ یَعْقُوْبَ لَمْ یَعْرِفِ الْاِسْتِرْجَاعَ وَلِذَا قَالَ
وَا اَسَفَاہ عَلٰی یُوْسُفَ۔

(۱) تفسیر قمی سورۃ یوسف ص ۳۲۷ مطبوعہ ایران
طبع قدیم)

(۲) تفسیر منہج الصادقین جلد پنجم ص ۵۷ ۲
جزء نمبر ۵)

(۳) مجمع البیان جلد ۳ ص ۲۵۷ جزء نمبر ۵)

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا حضرت یعقوب علیہ السلام
کا حزن کس درجہ اور حد کو پہنچا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ایسی ستر عورتوں کے
حزن کے برابر جن کی اولاد مرگئی ہو۔ اور فرمایا چونکہ حضرت یعقوب
علیہ السلام استرجاع (انا للہ و انا الیہ راجعون) سے واقف
نہ تھے۔ اسی لیے "یا اسفی علی یوسف" کے الفاظ کہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل کلام:

صاحب مجمع البیان نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کے تمام آباؤاجداد سے مستند سند کے ذریعہ نقل کیا ہے۔ کہ جس شخص کی بوقت مصیبت "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھنے کی عادت ہے۔ وہ جنتی ہے۔ لہٰذا یہ کیونکر ممکن "سیداشباب اہل الجنۃ" میں یہ خصلت ناپید ہو۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت میں یہ خصلت موجود تھی۔ ان کے بارے میں اس خصلت سے متصف نہ ہونے کا قول کرنا بھی بے ادبی ہوگا۔ اسی کے ساتھ شیعہ مفسرین نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں متفقہ طور پر لکھا۔ کہ آپ اس کلمہ (انا للہ و انا الیہ راجعون) سے واقف نہ تھے عدم واقفیت کی بنا پر آپ نے اس کی بجائے "یا اسفی علی یوسف" کہا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ کلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ائمہ اہل بیت نے ہر مصیبت بلکہ شہید اور غیر شہید کے وصال پر یہی کلمہ زبان سے ادا کیا ہوگا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا شانِ نزول:

مولوی فرمان علی شیعی مترجم نے اس کلمہ کا شانِ نزول یوں لکھا ہے۔ کہ

"جب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچی۔ تو آپ نے "انا للہ و انا الیہ راجعون" کہا تو اسی موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا۔ اور یہ کلمہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلا اور وہ خدا کو اتنا پسند آیا۔ کہ اس کو بطور حکایت قرآن میں بیان فرمادیا۔"

قارئین کرام! غور فرمائیں۔ اور انصاف سے فیصلہ فرمائیں۔ کہ شیعوں کے مروجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماتم کو اس آیت کریمہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور ارشاداتِ ائمہ اہل بیت سے کیا مناسبت ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں رتی بھر ایمان ہو۔ اور محبت اہل بیت سے سرشار ہو تو وہ یہی فیصلہ کرے گا۔ کہ مروجہ ماتم کو شریعت مصطفویہ اور احادیثِ ائمہ اہل بیت سے کوئی تعلق نہیں اور اس بہانہ کی بھی تردید ہو گئی۔ جو شیعہ تراشا کرتے ہیں۔ کہ ہم تو صرف شہداء کے ماتم کے قائل ہیں۔ ہر ایک کا ماتم نہیں کرتے۔ کیا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید نہیں۔ یہ تو وہ خوش قسمت شخص ہیں۔ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے "سید الشہداء" کا خطاب ملا۔ ان کی شہادت کی خبر سُن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا مولوی فرمان علی کی زبانی آپ سن چکے۔ کہ آپ نے "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھا تھا۔ اس حکم کی بجائے جزع فزع اور دیگر مروجہ ماتم کے لوازمات سے آپ نے احتراز فرمایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ شہدائے کرام پر بھی ماتم کرنا جائز نہیں۔ اگر اس کی گنجائش ہوتی۔ تو سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سید الشہداء امیر حمزہ کی شہادت پر ماتم کرتے۔

مذکورہ آیت اور اس کی تفسیر سے یہ بھی معلوم ہو گیا "انا للہ و انا الیہ راجعون" کلمہ صرف امت محمدیہ کو عطا ہوا۔ اس کی تصدیق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کی۔

اب میں ان سیاہ پوش ماتمیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ اب تمہارے سامنے دو ہی راستے ہیں ان میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔

۱۔ اپنے آپ کو امت محمدیہ میں شامل کر لو۔ اور ائمہ اہل بیت کی تعلیمات و ارشادات کے مطابق عمل پیرا ہو جاؤ۔ اور اس کی صورت یہ ہے۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اگر کوئی کلمہ افسوس یا تعزیت کہنا ہے۔ تو وہی کہو۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت کہا تھا۔

۲۔ اگر امتِ محمدیہ میں داخل ہونا پسند نہ کرو۔ اور خروج و رفض ہی کو پسند کر کے امت یعقوبیہ میں داخل ہونا پسند کر لو۔ تو پھر بھی اسی قدر تعزیت یا کلمات تاسف کہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے "یا اسفیٰ علیٰ یوسف" کے طور پر کہے۔ لیکن اگر اس کلمہ سے بڑھ کر تم نے زنجیر زنی، گریبان دری، سینہ کوبی اور بال نوچنے کے ذریعہ تعزیت کرنا ہے۔ تو پھر تمہیں شیطان اور یزید کی امت میں داخل ہو جانا چاہیئے کیونکہ یہ (کام) انہی کے کام تھے۔ جو تم نے اپنا رکھے ہیں۔ لیکن اہل سنت وجماعت کا عمل وہی ہوگا۔ جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت نے کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بوقتِ مصیبت "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا جائے۔ اور جزع فزع کو حرام سمجھا جائے۔ یہی مغفرت کا سبب ہے۔ اور یہی اللہ کے بندوں کی عادت ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ۴:

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ۔ (پ ۱۴ ع ۲۲)

ترجمہ:

اور (اے رسول، صبر کرو اور تم سے صبر نہ ہوگا مگر اللہ ہی کی مدد سے اور ان (شہدائے احد) کے متعلق رنج نہ کرو۔ اور (کافر) جو چال چلتے ہیں۔ اس سے دل تنگ نہ ہو۔ (ترجمہ مقبول شیعہ)

شہدائے احد کے صدمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صبر کی تلقین فرمائی۔ ترجمہ سے آپ نے اسے معلوم کر لیا۔ اسی کی توثیق اور تائید "منہج الصادقین" میں یوں مذکور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر منہج الصادقین:

(وَلَا تَحْزَنْ) بر مومناں وآنچہ بایشاں رسیدہ از قتل ومثلہ۔

(تفسیر منہج الصادقین جلد پنجم ص ۴۳۲ مطبوعہ تہران)

ترجمہ:

یعنی غزوۂ احد کے موقعہ پر مومنوں پر قتل اور مثلہ کی صورت میں جو مصیبت آئی۔ آپ اس کا غم نہ کریں۔

واقعہ یہ ہوا۔ کہ جنگِ احد میں کفار نے مسلمانوں کے ساتھ انتہائی درندوں والا سلوک کیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر انہیں بدشکل بنانے کی کوشش کی۔ (اسے مثلہ کہا جاتا ہے) ان قبیح حرکات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی دکھ ہوا۔ خصوصاً حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے آپ بہت زیادہ غمگین ہوئے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ یعنی اے محبوب! ہم نے شہداء احد کو ان تکالیف و مصائب کی وجہ سے بلند و بالا اعزازات سے نوازا ہے۔ آپ ان کے بارے میں رنج و غم نہ کریں۔ اور صبر اختیار فرمائیں۔

اب شیعہ حضرات سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے شہدائے احد کے بارے میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو غم کھانے سے منع فرمایا اور صبر کا حکم فرمایا۔ تو کیا تم بتلا سکتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے کربلا کو بلند و بالا مقام عطاء فرمایا۔ یا کہ محروم رکھا؟ ان کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "سیدا شباب اہل الجنۃ" یعنی حسن و حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ جب ان کی بلندیٔ درجات کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا دی۔ تو شہدائے احد کو بلندیٔ درجات پر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کا حکم دے۔ اور امام حسین کے درجاتِ بلند و بالا پر تم ماتم کرو۔ جزع فزع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرو۔ سینہ کوبی اور زنجیر زنی کرو۔ کیا ایسا کرنا تمہارے لیے جائز ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان ہے۔ کہ بوقتِ مصیبت صبر کو بروئے کار لاؤ۔ اگر اس واضح فرمان کے بعد بھی کوئی شخص حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر صفِ ماتم بچھاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اس ماتمی کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بلندئ درجات پسند نہ آئی۔ اور جنتی نوجوانوں کا سردار بنا اسے برا لگا جس کی وجہ سے اس کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی۔ اور اپنے آپ کو مار مار کر لہولہان کر کے اس افسوس کا اظہار کر رہا ہے۔

فرمان رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم:

فروع کافی:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اِحْبَاطٌ لِاَجْرِہٖ۔

(فروع کافی جلد سوم کتاب الجنائز باب الصبر والجزع الخ

ص ۲۲۴ طبع جدید)

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنے ہاتھ رانوں پر مارنا اس کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک سے معلوم ہوا۔ کہ بوقت مصیبت رانوں پر ہاتھ مارنے سے اجر و ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ تو جو شخص زنجیر زنی اور سینہ کوبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بال نوچنے میں مصروف ہو۔ اس کے اجر و ثواب کا ضیاع تو ہو گا ہی۔ ساتھ ہی نامۂ اعمال میں برائیوں کا اضافہ بھی ہو گیا۔ گویا دوہرا نقصان اٹھانا پڑا۔ بلکہ تین گنا۔ ایک نیکیاں ضائع، دوسرا گناہ لازم۔ تیسرا اپنا آپ برباد۔ (اللہ ہدایت عطا فرمائے)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲:

اصول کافی:

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شِمْرَ الْیَمَانِیْ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ فَمَنْ صَبَرَ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ اَتَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ ثَلٰثِ مِائَۃِ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ الدَّرَجَۃِ اِلَی الدَّرَجَۃِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

(اصول کافی جلد دوم ص ۹۱ کتاب ایمان والکفر باب الصبر مطبوعہ تہران طبع جدید)
(جامع الاخبار مصنفہ شیخ صدوق ص ۱۳۲ الفصل الحادی والسبعون مطبوعہ نجف اشرف)

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے مصیبت پر صبر کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے تین سو درجات عطا فرمائے۔ ایسے درجات کہ ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے۔ جتنا آسمان اور زمین کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درمیان۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کرنے والے کے لیے اچھا ہے وہ کسی کی وفات کے صدمہ پر صبر کرے۔ یا کسی اور مصیبت کے آنے پر، اللہ کے ہاں کل قیامت کو تین سو درجات کی حصول کی خوشخبری سنائی۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ اول تو صبر کرے۔ اور اگر کسی کی فوتید گی پر آنسو بھی بہہ نکلیں۔ تو یہ بھی صبر کے منافی نہیں۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کی مثال ہے۔ اسی قدر در ماتم شرعی۔ جائز ہے۔ اور اسی پر جنت میں تین سو درجات کی عطا ہو گی۔ "عیون الاخبار" میں بھی اس کی توثیق ملتی ہے۔

عیون اخبار الرضا:

قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ...... يَا ابْنَ شَبِيبٍ اِنْ بَكَيْتَ عَلَى الْحُسَيْنِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُكَ عَلٰى خَدَّيْكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا۔

(عیون اخبار الرضا مصنفہ شیخ صدوق جلد اول ص ۲۹۹

فی ثواب السعی فی الحسین یوم عاشورا

مطبوعہ حیدریہ نجف اشرف)

ترجمہ:

امام رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابن شبیب! امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اگر تو اس قدر رو دیا کہ تیرے آنسو رخساروں تک بہہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تیرے چھوٹے بڑے، تھوڑے اور زیادہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قارئین کرام! غور فرمائیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے درجات کا ذکر فرمایا۔ اور ائمہ اہل بیت نے جو جو مژدے سنائے۔ کیا وہ مروجہ ماتم اور جزع فزع کرنے پر حاصل ہونے کا اعلان ہے۔ یا اس تمام خوشخبری کی حصولی صبر (جو کہ مروجہ ماتم کی نفی ہے) پر موقوف فرمائی گئی۔

انعام ۲۵۰۰۰ روپے

میں تمام خورد و کلاں شیعہ کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے صبر کرنے پر جن درجات کا ذکر کیا ہے۔ اگر اسی قسم کے درجات کا ذکر کسی حدیث ایسی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سند صحیح کے ساتھ مروی ہو یا ائمہ اہل بیت میں سے کسی نے صراحۃً یہ ارشاد فرمایا ہو، کہ جو آدمی امام حسین رضی اللہ عنہ پر سینہ کوبی زنجیر زنی اور بال نوچے گا۔ اس کو ایسے درجات ملیں گے (جو صبر کرنے پر ملنے کی بشارت دی گئی) تو میں اس کو اس پر پچیس ہزار روپیہ فی حوالہ نقد انعام دوں گا اور مروجہ ماتم کا معتقد ہو جاؤں گا۔

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي الخ

فرمان رسول مقبول ۳: فروع کافی:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِذَا مِتُّ لَا تَخْمِشِي عَلَيَّ وَجْهًا وَلَا تَنْشُرِي عَلَيَّ شَعْرًا وَلَا تُنَادِي بِالْوَيْلِ وَالْعَوِيلِ وَلَا تُقِيمِي عَلَيَّ نَائِحَةً

(فروع کافی جلد پنجم ص ۵۲۷ کتاب النکاح باب صفة مبایعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ بیٹی! جب میں انتقال کر جاؤں۔ تو میری وفات پر اپنا منہ نہ پیٹنا اپنے بال نہ کھولنا اور ویل عویل نہ کرنا۔ اور نہ ہی مجھ پر نوحہ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو کس قدر واضح الفاظ میں ارشاد موجود ہے۔ کہ میری فوتیدگی پر ایسے افعال نہ کرنا۔ جو شیعہ حضرات کے ہاں مروجہ ماتم میں کیے جاتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے فرامین

فرمان امام باقر رضی اللہ عنہ

فروع کافی:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ مَا الْجَزْعُ؟ قَالَ اَشَدُّ الْجَزْعِ الصَّرَاخُ بِالْوَیْلِ وَالْعَوِیْلِ وَلَطْمُ الْوَجْہِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِیْ وَمَنْ اَقَامَ النَّوَاحَۃَ فَقَدْ تَرَكَ الصَّبْرَ وَاَخَذَ فِیْ غَیْرِ طَرِیْقِہٖ۔ وَمَنْ صَبَرَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِیَ بِمَا صَنَعَ اللّٰہُ وَوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ جَرٰی عَلَیْہِ الْقَضَاءُ وَھُوَ ذَمِیْمٌ وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْرَہٗ۔

(فروع کافی جلد ۳ ص ۲۲۲ کتاب الجنائز باب الصبر والجزع والاسترجاع طبع جدید)

ترجمہ:

جابر کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام سے جزع کے متعلق پوچھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔شدید جزع یہ ہے۔کہ کوئی شخص ویل عویل الفاظ چیخ کر نکالے۔اور اپنے چہرہ کو پیٹے، پیشانی کے بال نوچے۔اور جس نے نوحہ کیا۔اس نے صبر کو چھوڑا۔اور صحیح طریقہ کو چھوڑ کر دوسرے راہ چل پڑا اور جس نے صبر کیا۔اور بوقت مصیبت استرجاع (انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا) کہا۔اور اللہ کی حمد بیان کی۔تو اس نے اللہ کو راضی کر لیا۔اس کا اجر اللہ کے حضور ہے۔اور جو بوقت مصیبت ایسا نہ کرے گا۔اس پر حکم خداوندی تو ہو کر رہے گا۔لیکن وہ قابلِ مذمت ہو گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب و اجر ضائع کر دیا۔

مذکور فرمان سے درجِ ذیل امور ثابت ہوئے!

۱۔ مروجہ ماتم (رونا، پیٹنا، منہ پر طمانچے مارنا، سینہ کوبی اور سر کے بال نوچنا) کا نام عربی زبان اور ائمہ اہل بیت کے حدیث کے رو سے "جزع" ہے۔جس کے منع ہونے پر امام باقر رضی اللہ عنہ نے نص فرمائی ہے۔

۲۔ صبر اور جزع دو متغائر اور مختلف حقیقتیں ہیں۔لہٰذا جزع کرنے والا صابر نہیں۔اور صبر کرنے والا، ماتمی نہیں ہو سکتا۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اہل بیت کا بتلایا ہوا راستہ مروجہ ماتم کے خلاف ہے۔اس لیے مروجہ ماتم کرنے والا محبِ اہل بیت نہیں ہو سکتا۔

۴۔ مصیبت کے وقت اور کسی کے وصال پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہنے والا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کر لیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ مروجہ ماتم (زنجیر زنی کرنا، سینہ کوبی کرنا، منہ پر طمانچے مارنا) کرنے والا امام باقر کے فتویٰ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہے۔ اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

۶۔ اس حدیث نے واضح کر دیا۔ کہ محرم الحرام وغیرہ میں شیعہ حضرات کا مروجہ ماتم کرنا ائمہ اہل بیت کے حکم کے خلاف ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کا اس موقعہ پر قرآن خوانی کرنا اور صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑنا ائمہ اہل بیت کے حکم کے عین مطابق ہے۔ اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ اہل بیت و ائمہ اہل بیت سے سچی اور پکی عقیدت صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کو ہے۔ اور ہم ہی ان کے صحیح تابع فرمان ہیں۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

فرمانِ امامِ جعفر صادق رضی اللہ عنہ

فروع کافی:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الصَّبْرَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ اِلَى الْمُؤْمِنِ فَيَأْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُوْرٌ وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ اِلَى الْكَافِرِ فَيَأْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوْعٌ۔

(۱۔ فروع کافی جلد سوم باب الصبر والجزع ص ۲۲۳ مطبوعہ تہران طبع جدید)

(۲۔ فروع کافی جلد اول ص ۰، ۰ طبع قدیم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک صبر اور مصیبت دونوں مومن کی طرف آتے ہیں۔ جب کوئی مصیبت اس پر آتی ہے۔ وہ اس وقت انتہائی صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ اور جزع و بلا آگے پیچھے کافر کے پاس آتے ہیں۔ جب اس کے پاس مصیبت آتی ہے۔ تو وہ انتہائی رونے پیٹنے والا ہوتا ہے۔

فرمانِ بالا سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ مصیبت کے وقت کافر اور مومن دونوں کی کیفیت جُدا جُدا ہوتی ہے۔ مومن صبر کرتا ہے۔ اور کافر روتا پیٹتا ہے۔ یعنی مروجہ ماتم کرتا ہے۔

۲۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نزدیک بوقتِ مصیبت صبر کرنے والا مومن اور مروجہ ماتم کرنے والا کافر ہے۔

۳۔ جزع (مروجہ ماتم) دراصل صبر کی ضد ہے۔

۴۔ محرم میں شیعہ لوگوں کا امام حسین کے نام پر مروجہ ماتم کرنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نزدیک کافرانہ فعل ہے۔ اور صبر کرنا آنسو بہانا سنت نبوی ہے۔ جو سراسر مومنانہ فعل ہے۔ لہذا شیعہ لوگوں کا اپنے گروہ کے لیے "مومنین" کا لفظ مخصوص کر لینا بالکل الٹا معاملہ ہے۔

کارِ شیطاں میکند نامش ولی

÷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمان امام باقر رضی اللہ عنہ

فروع کافی

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَابُ بِمُصِیْبَۃٍ فَیَسْتَرْجِعُ عِنْدَ ذِکْرِہِ الْمُصِیْبَۃَ وَیَصْبِرُ حِیْنَ تَفْجَأُہٗ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَکُلَّمَا ذَکَرَ مُصِیْبَۃً فَاسْتَرْجَعَ عِنْدَ ذِکْرِ الْمُصِیْبَۃِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ کُلَّ ذَنْبٍ اِکْتَسَبَ فِیْمَا بَیْنَہُمَا۔

(فروع کافی جلد سوم کتاب الجنائز باب الصبر والجزع الخ ص ۲۲۴ طبع جدید)

ترجمہ:

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جس آدمی کو کوئی مصیبت چھوٹے پھر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ اور اس مصیبت پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور بندہ جب کسی گزری مصیبت کو یاد کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جو مصیبت کے آنے کے وقت سے انا للہ وانا الیہ راجعون الخ کہنے تک اس نے کیے ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِس فرمان سے دو باتیں ثابت ہوئیں

۱۔ بوقتِ مصیبت صبر کرنا اور "انا للہ و انا الیہ راجعون" کہنا۔ ائمہ اہل بیت کی تعلیمات میں سے ہے۔ اور اس کلمہ کے کہنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ مصیبت کے وقت صبر نہ کرنا اور استرجاع نہ کہنا۔ ائمہ اہل بیت کو ناپسند ہے لہٰذا یہ خلاف شرع اور باطل ہوا۔ اور اس کے کرنے والا محب ائمہ اہل بیت نہیں ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ صبر و استرجاع کرنے والے (اہل سنت وجماعت) ہی تعلیماتِ ائمہ اہل بیت پر عمل پیرا ہیں۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان

فروعِ کافی:

عَنْ جَرَّاحِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا يَصْلُحُ الصِّيَاحُ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يَنْبَغِيْ وَلٰكِنَّ النَّاسَ لَا يَعْرِفُوْنَهٗ وَالصَّبْرُ خَيْرٌ۔ عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَرَخَتْ صَارِخَةٌ مِنَ الدَّارِ فَقَامَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ جَلَسَ فَاسْتَرْجَعَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ عَادَ فِیْ حَدِیْثِہٖ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ نُعَافٰی فِیْ اَنْفُسِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ اَمْوَالِنَا فَاِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ فَلَیْسَ لَنَا اَنْ نُحِبَّ مَا لَمْ یُحِبَّ اللّٰہُ لَنَا۔

(فروع کافی جلد سوم کتاب الجنائز باب الصبر والجزع الخ

ص ۲۲۶ طبع جدید)

ترجمہ:

جراح المدائنی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ میت پر چیخنا چلانا درست نہیں۔ اور لوگوں کو یہ نہ کرنا چاہیئے لیکن لوگ اس کی وقعت کو جانتے نہیں۔ صبر ہر حال میں سب سے بہتر ہے۔ علاء بن کامل سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو گھر سے ایک عورت کے چیخنے کی آواز آئی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ پھر بیٹھے۔ اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا پھر سے اپنی گفتگو شروع کر دی۔ یہاں تک آپ گفتگو مکمل کر چکے۔ پھر فرمایا۔ ہمیں یہ بات بہت پسند ہے۔ کہ ہم اپنی جانوں، مالوں اور اولادوں کے بارے میں برائی سے بچیں۔ جب اللہ کی تقدیر آ جائے۔ تو ہمیں یہ بات بہت پسند ہونا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور اس کی ناپسند سے بچنا چاہیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ مروجہ ماتم ایسا فعل ہے جسے ائمہ اہل بیت بنظر تحسین نہیں دیکھتے۔ عورت کے محض چیخ کو سن کر ناراضگی کا اظہار کرنے والے کسی کو بال نوچنے، پیٹنے اور سینہ کوبی کرتے دیکھ کر کب خوش ہو سکتے تھے اس لیے مروجہ ماتم اللہ اور اس کے رسول اور ائمہ اہل بیت کا ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس سے ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلمہ گو کو بچنا چاہیئے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان

اصول کافی:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ الصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ فَاِذَا ذَھَبَ الرَّأْسُ ذَھَبَ الْجَسَدُ کَذٰلِکَ اِذَا ذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ۔

(اصول کافی جلد دوم ص ۸۷ کتاب الایمان والکفر باب الصبر مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ صبر کا ایمان سے ایسا تعلق ہے۔ جیسا جسم انسانی کے ساتھ سر کا۔ جب سر نہ رہے۔ جسم نہیں رہتا۔ اور جب صبر نہ رہے۔ ایمان نہیں رہتا۔

فرمان امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

جامع الاخبار:

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ الصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّأْسِ فِی الْجَسَدِ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَبْرَ لَہٗ۔

(جامع الاخبار مصنفہ شیخ صدوق ص ۱۳۲ الفصل الحادی والسبعون فی الصبر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ صبر کا مقام ایمان میں ایسا ہے۔ جیسا کہ سر کا آدمی کے جسم میں۔ وہ بے ایمان ہے۔ جس کے ہاں صبر کی صفت نہیں۔

فرمانِ امام حسین رضی اللہ عنہ

الارشاد للشیخ مفید

فَقَالَتْ وَاثُكْلَاهُ لَيْتَ الْمَوْتَ عَدِمَنِي الْحَيٰوةَ الْيَوْمَ مَاتَتْ اُمِّي فَاطِمَةُ وَاَبِيْ عَلِيٌّ وَاَخِي الْحَسَنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَا خَلِيْفَةَ الْمَاضِيْنَ وَثِمَالَ الْبَاقِيْنَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا الْحُسَيْنُ ع فَقَالَ لَهَا يَا اُخَيَّةُ لَا يَذْهَبَنَّ حِلْمَكِ الشَّيْطٰنُ .... وَقَالَ لَهَا اِتَّهَا يَا اُخْتَاهُ اِتَّقِي اللّٰهَ وَتَعَزِّيْ بِعَزَاءِ اللّٰهِ وَاعْلَمِيْ اَنَّ اَهْلَ الْاَرْضِ يَمُوْتُوْنَ وَاَهْلَ السَّمَاءِ لَا يَبْقُوْنَ .... جَدِّيْ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَبِيْ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاُمِّيْ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَخِيْ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَلِيْ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ فَعَزَّاهَا بِهٰذَا وَنَحْوِهٖ وَقَالَ لَهَا يَا اُخَيَّةُ اِنِّيْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ فَاَبِرِّيْ قَسَمِيْ لَا تَشُقِّيْ عَلَيَّ جَيْبًا وَلَا تَخْمِشِيْ عَلَيَّ وَجْهًا وَلَا تَدْعِيْ عَلَيَّ بِالْوَيْلِ

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالثُّبُوْرِ۔

(۱۔ الارشاد للشیخ مفید ص ۲۳۲ فی مکالمۃ الحسین علیہ السلام مع اختہ زینب مطبوعہ قم خیابان ارم

(۲۔ اعلام الوریٰ مصنفہ فضل ابن حسن طبرسی ص ۲۳۶ امر الامام اختاہ زینب بالصبر مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

جس وقت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں اپنے خیمہ سے نکل کر یزیدیوں کے مقابلہ کے لیے جانے لگے۔ تو آپ کی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کہنے لگیں) ہائے افسوس! کاش میری موت آجاتی اور آج کے دن میں یہ حالات نہ دیکھتی۔ میری والدہ جنابہ فاطمہ، میرے والد جناب علی، میرے بھائی جناب حسن رضی اللہ عنہم دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اے گزرے لوگوں کے خلیفہ! اے آنے والوں کے سرمایہ!

امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اے پیاری بہن! آپ کے صبر کو کہیں شیطان نہ لوٹ لے...... اور فرمایا۔ اے ہمشیرہ! خوف خدا اپناؤ۔ اور اللہ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق تعزیت کرو۔ خوب سمجھ لو۔ تمام اہل زمین مر جائیں گے۔ اہل آسمان باقی نہ رہیں گے .... میرے نانا، میرے بابا، میری والدہ اور میرے بھائی سب مجھ سے بہتر تھے۔ میرے اور ہر مسلمان کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی ہدایات ایک بہترین نمونہ ہیں۔ تو انہی کے طریقے کے مطابق تعزیت کرنا۔ اور فرمایا۔ اے اماں جائی میں تجھے قسم دلاتا ہوں۔ میری قسم کی لاج رکھتے ہوئے اُسے پورا کر دکھانا۔ میرے مرنے پر اپنا گریبان نہ پھاڑنا۔ اور میری موت پر اپنے چہرہ کو نہ خراشنا۔ اور نہ ہی ہلاکت و بربادی کے الفاظ بولنا۔

مروّجہ ماتم کے ممنوع اور حرام ہونے پر امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد کتنا واضح اور غیر مبہم ہے۔ یہ وہ شہزادۂ عالی مرتبت ہیں۔ جن کا اہل شیعہ ماتم کرتے ہیں۔ اور اسے کار ثواب سمجھ کر، عقیدت کا مظہر جان کر خود بھی حرام کے مرتکب اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ امام مظلوم نے اپنی ہمشیرہ کو جو ہدایات بطور علت دیں۔ یہ وہی ہدایات ہیں۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر ائمہ اہل بیت نے خود اپنائیں۔ اور اپنے متعلقین و متوسلین کو ان پر عمل پیرا ہونے کی سخت تاکیدات فرمائیں۔ جب امام مظلوم اپنی ہمشیرہ کو مروجہ ماتم سے منع فرما رہے ہیں۔ تو اے شیعہ! تمہیں اس کی کب اجازت دے گئے۔ اور کس نے اس کو تمہارے لیے حلال و جائز کر دیا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

ماتم سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں

نہج البلاغہ:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيْبَةِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(نہج البلاغہ ص ۴۹۵ باب المختار من حکم امیر المؤمنین علیہ السلام حکم ۱۴۴ مطبوعہ بیروت طبع جدید چھوٹا سائز)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صبر کا نزول مصیبت کی مقدار پر ہوتا ہے۔ (یعنی جتنی بڑی مصیبت آتی ہے۔ اتنا ہی بڑا صبر درکار ہوتا ہے۔) جس نے بوقت مصیبت اپنے رانوں پر ہاتھ مارے۔ تو اس کے تمام اچھے اعمال ضائع ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ جتنی بڑی مصیبت آئے اتنا ہی اس پر صبر کرنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اتنا صبر عطا فرما دیتا ہے۔ جتنا وہ کسی مصیبت میں کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص مصیبت کے وقت صبر کی بجائے جزع فزع (مروجہ ماتم) کرے گا۔ تو اس کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ لہذا فرمایا: علی رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوا۔ کہ مروجہ ماتم کرنے والوں کو نیکی کا حصول تو کجا بلکہ ان کی پہلے سے موجود نیکیاں بھی برباد ہو جاتی ہیں۔ اور چھاتی پیٹ پیٹ کر سرخ کر لینے اور چھریاں مار کر خون بہانے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان:

اے سکینہ تو بہت جلد میرے پاس آ۔ تاکہ میں تجھ کو اس طرح وداع کروں۔ جیسے مرنے والا وداع کیا جاتا ہے۔ میں تجھ کو وصیت کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں اس فرزند صغیر کے بارے میں اور بعد اس کے عیال و یتیموں اور ہمسایوں کے باب میں کرسب۔ کے ساتھ سلوک کرنا اور جبکہ میں قتل ہو جاؤں تو تم اپنی چادر اور گریبان مت پھاڑنا اور نالہ و فریاد کر کے نہ رونا۔ بلکہ اے سکینہ حکم الٰہی پر صبر کرنا کیونکہ ہم صاحبانِ صبر اور اہل احسان ہیں۔ مجھے اپنے باپ اور دادا اور بھائی کی اقتداء کرنی چاہیئے۔ جب ان کے حقوق کو اہل طغیان و غضب نے غارت کیا۔

(ذبح عظیم ص ۲۸۸ جناب حسین کی تنہائی اور بے کسی کے حالات مطبوعہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی)

فرمانِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

نہج البلاغہ:

وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَهُ وَهُوَ يَلِي غُسْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَجْهِيْزَهُ. بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ انْقَطَعَ بِمَوْتِكَ مَا لَمْ يَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَيْرِكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْاَنْبَاءِ وَاَخْبَارِ السَّمَاءِ خَصَصْتَ حَتّٰى صِرْتَ مُسَلِّيًا عَمَّنْ سِوَاكَ وَعَمَّمْتَ حَتّٰى صَارَ النَّاسُ فِيْكَ سَوَاءً وَلَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّؤُوْنِ.

(نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۵ ص ۳۵۵ مطبوعہ بیروت طبع جدید بیروت سائز)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

جب آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے کر کفنانے لگے۔ تو فرمایا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ کی وفات سے نبوت، وحی، آسمان کی خبریں منقطع ہو گئیں۔ جو کہ آپ کے غیر کے مرنے سے نہ ہوئی تھیں۔ آپ مصیبت پہنچانے پر مخصوص ہوئے۔ حتیٰ کہ اپنے غیر کی مصیبت سے ہمیں مطمئن کر دیا۔ (آپ کی وفات سے جو مصیبت ہم پر پڑی ہے دوسرے کی موت میں یہ رنج و اندوہ کہاں) آپ کی مصیبت ایک عام مصیبت ہے۔ حتیٰ کہ لوگ آپ کی مصیبت سے یکساں دیگر ہو رہے ہیں۔ اور اگر آپ صبر کا حکم نہ دیتے۔ جزع فزع سے منع نہ فرماتے تو ہم اس مصیبت پر مجرائے اشک کا پانی انتہا کو پہنچا دیتے (آنکھ اور دماغ کی تمام رطوبتیں قربان کر دیتے)

(ترجمہ نیرنگ فصاحت ص ۳۲۷ مطبوعہ یوسفی دہلی طبع قدیم)

ائمہ اہل بیت کے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان پڑھنے اور سننے کے بعد کوئی بھی محبِ اہل بیت یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مروجہ ماتم ائمہ اہل بیت کے نزدیک بالکل ممنوع اور حرام نہیں ہے۔ کیونکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر فرما دیا۔ کہ مروجہ ماتم اگر جائز ہوتا۔ تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ کیونکہ دنیا کی تمام مصیبتیں اگر یکجا جمع کر دی جائیں تو وہ مجموعی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی مصیبت کی ہم پلہ نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا اگر کسی مصیبت پر جزع فزع (مروجہ ماتم) جائز ہوتا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت ضرور ماتم کرتے۔ لیکن آپ نے اس سے منع کیا۔ اور صبر و تحمل کا درس دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک اور فرمان:

من لایحضرہ الفقیہ:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَ قُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَا تَدْعِيْ بِوَيْلٍ وَلَا ثُكْلٍ وَلَا حُزْنٍ وَلَا حَرْبٍ وَمَا قُلْتُ فِيْهِ فَقَدْ صَدَقْتُ۔

(من لایحضرہ الفقیہ ص ۵۶ فی العزاء والجزع عند المصیبت مطبوعہ لکھنؤ طبع قدیم)

(من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۱۲ جلد اوّل مطبوعہ تہران طبع جدید۔ تعزیت و الجزع الخ)

ترجمہ:

حضرت جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ کسی کی موت پر اور کسی کے دوران جنگ شہید ہو جانے پر غم کھاتے ہوئے واویلا کے ساتھ ماتم نہ کرنا۔ اور جو کچھ اس کے بارے میں میں نے کہا ہے۔ وہ سچ کہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari